چاہیے کہ آپ نے ان کی ذمہ داریوں کو رضاکارانہ طور پر پورا کیا۔ ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی باتیں رواج پا گئی ہیں جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ مرد کی ہر معاملے میں فوقیت اس میں سے ایک ہے۔ آپ نے آج تک جس صبر و تحمل کے ساتھ اپنے فرائض سے زیادہ حق ادا کیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین اجر ضرور دے گا۔ مشکلات اور شوہر کے غلط رویے سے تنگ آکر خودکشی کا تصور کرنا اسلام کی تعلیمات میں حرام ہے اور یقیناً اللہ سے محبت کرنے والی مسلمان بیوی کے لیے اس غلط کام کے بارے میں سوچنا بھی درست نہیں۔ ہاں، اسلام نے لازماً آپ کو خلع کا حق دیا ہے لیکن افضل یہی ہے کہ خاندان کے بڑے آپ کے شوہر کو سمجھائیں کہ ان کی سختی اور خصوصاً ہاتھ کا استعمال سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے منافی ہے۔ اگر وہ آخرت میں کامیابی چاہتے ہیں تو انھیں اپنے اس خلاف سنت طرزعمل کو بدلنا ہوگا۔ نبی کریمؐ کا رویہ اپنے گھر والوں سے انتہائی احترام و محبت کا تھا۔ آپ نے کبھی اپنے خادم پر بھی ہاتھ نہیں اٹھایا، حتیٰ کہ خادم کو سخت سست بھی نہیں کہا۔ شوہر کا اپنی بیوی کے لیے سخت زبان استعمال کرنا، غصّے کا اظہار کرنا اسلام کی بنیادی تعلیمات کے منافی ہے۔

بچوں کے مستقبل کے پیش نظر آپ جو عظیم قربانی دے رہی ہیں اللہ تعالیٰ یقیناً اس پر آپ کو بہترین اجر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کے قلب تبدیل کر سکتے ہیں۔ وہ علیم و خبیر ہے اور ان شاء اللہ آپ کے شوہر کے دل کو تبدیل کرے گا۔ جہاں تک ممکن ہو، گھر کے بزرگوں کو درمیان میں لاکر اصلاح کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو گھر کا سکون اور امن دے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

نقل کا جواز

س: محکمہ تعلیم حکومتِ پنجاب نے یہ پالیسی اختیار کی ہے کہ اسکولوں کی سطح پر جن اساتذہ کا رزلٹ مطلوبہ معیار سے کم ہوگا، انھیں سزا دی جائے گی اس سزا سے بچنے کے لیے اکثر و بیشتر اساتذہ یہ طریقے اختیار کر رہے ہیں:

۱- امتحان میں ہر ذریعے سے بھرپور نقل کروائی جاتی ہے۔ ۲- پیپرز جن جن سنٹرز پر چیکنگ کے لیے جاتے ہیں وہاں رابطہ کر کے اپنے نتائج ٹھیک کرا لیے جاتے ہیں۔ ۳- سائنس کے عملی امتحانات میں ممتحن کی خدمت کر کے مرضی کے فرضی نمبر لگوا لیے جاتے ہیں۔ ۴- اس سب کچھ کے باوجود اگر رزلٹ پھر بھی خراب آئے تو محض اپنے بچاؤ کی خاطر

تعلیمی دفاتر میں رشوت اور اثر و رسوخ سے اپنا نام لسٹ سے نکلوا کر سزا سے بچ جاتے ہیں۔

درج بالا اُمور میں جو اخراجات بطور رشوت کیے جاتے ہیں، سفارش کرائی جاتی ہے اور دیگر ناجائز ذرائع اختیار کیے جاتے ہیں کیا وہ جائز ہیں؟ جب کہ بعض عالم فاضل، امام اور خطیب اساتذہ کرام فرماتے ہیں کہ یہ کوئی دینی مسئلہ نہیں بلکہ حکومت کا بنایا ہوا ایک قانون ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونا فرض نہیں۔ لہٰذا اپنی سروس اور عزت کو حکومتی عتاب اور سزاؤں سے بچانے کے لیے یہ تمام اعمال بالکل درست اور جائز ہیں۔ ہم تو نیکی کا کام کر رہے ہیں کہ بچوں کو نقل لگوا کر ہی سہی کسی طرح تو پاس کروا کے نوکریوں کے قابل بنا رہے ہیں۔ براہِ کرم اس معاملے کی قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

ج: ناجائز کام ناجائز ہے۔ وہ کسی مصلحت سے جائز نہیں ہوسکتا خصوصاً جب مصلحت بھی ناجائز ہو۔ امتحان اس لیے لیا جاتا ہے کہ طالب علم کی قابلیت کا پتا چلایا جائے۔ اس لیے اگر طالب علم فیل ہو تو اسے پاس کرنا ناجائز ہے۔ اگر تھوڑے نمبروں سے پاس ہو تو زیادہ نمبر دینا امانت و دیانت کے خلاف ہے۔ نیز نتیجہ شہادت ہے اور جھوٹی شہادت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی ناپسند فرمایا۔ آپ نے فرمایا: اَلَا الشَّھَادَۃُ الزّور ،خبردار جھوٹی گواہی سے بچو۔ جو علما و خطبا اسے ایک دنیاوی کام قرار دے کر اسے جائز قرار دے رہے ہیں، وہ نام نہاد علما و خطبا ہیں، ان کا علم سے کوئی تعلّق نہیں ہے۔ انھیں تدریس اور امامت و خطابت کے منصب سے معزول کر دینا لازم ہے۔ جھوٹا اور بددیانت شخص منصب امامت کا مستحق نہیں ہے۔ عام طور پر تو عوام جھوٹ بولنے والوں کو علما نہیں سمجھتے اور انھیں امام نہیں بناتے۔ پتا نہیں آپ کے علاقے میں ایسا کیوں ہو گیا ہے۔ مفتیانِ کرام نے امتحان کے نتیجے اور سند کو شہادت قرار دیا ہے اور غلط نتیجہ اور سند کو جھوٹی گواہی قرار دیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِهٖ فَانْتَظِرِالسَّاعَةَ (بخاری) ''جب کام نااہل کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو''۔

سرٹیفیکیٹ کسی نااہل کو دیا جائے تو حالات بگڑ جائیں گے، جس طرح قربِ قیامت میں حالات بگڑیں گے اسی طرح کے حالات ہو جائیں گے۔ آج اسی وجہ سے حالات خراب ہیں۔ واللہ اعلم۔ (مولانا عبدالمالک)